سوال

(457) پھر قیامت کے بعد جنت اور جہنم میں جانا کیسا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا، اس کا بعض حصہ بعض کو برباد کر رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ عمرو بن عامر الخزاعی اپنی آنتوں کو کھینچ رہا تھا۔ 2

دوسری روایت میں ہے کہ : ''جب نبی علیہ السلام کے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔'' 3

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا جب قیامت سے پہلے ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں تو، پھر قیامت کے بعد جنت اور جہنم میں جانا کیسا؟ (محمد یونس شاکر، نوشہرہ ورکاں)

2بخاری کتاب التفسیر باب ماجعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام

3بخاری کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

پچھلے جواب میں جو کچھ گزرا اس سے اس سوال کے جواب کی طرف کچھ نہ کچھ اشارہ ہوتا ہے کہ شکم مادر والی زندگی، بعد از ولادت دنیا والی زندگی، قبر و برزخ والی زندگی اور آخرت، قیامت، جنت و دوزخ والی زندگی چاروں زندگیاں الگ الگ احکام رکھتی ہیں۔ ایک کے احکام کو دوسری کے احکام پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ تو قیامت سے پہلے جنت و جہنم میں جانے اور قیامت کے بعد جنت و جہنم میجانے کے درمیان فرق ہے۔ دیکھئے شکم مادر میں زندگی اور ولادت کے بعد والی زندگی میں فرق ہے۔ یہ صرف سمجھانے کی خاطر کہہ رہا ہوں، ایک زندگی کو دوسری پر قیاس نہیں کر رہا۔ تو قبر و برزخ والی نیز آخر جنت و دوزخ والی زندگی کی حقیقت اور کیفیت کو ہم کما حقہ نہیں سمجھ سکتے، تاوقتیکہ وہاں پہنچ نہ جائیں، اس لیے ہمیں کتاب و سنت کی اخبار پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ باقی حقیقت واقعیہ کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا ضروری ہے۔

اوپر بیان شدہ چار زندگیاں دو ہی زندگیاں ہیں۔ زندگی قبل الموت اور زندگی بعد الموت۔ قبل الموت زندگی کے دو حصے ہیں۔ اسی طرح بعد الموت زندگی کے بھی دو حصے ہیں۔ تو اس تفصیل کا اعتبار کیا جائے تو پھر چار کا لفظ بھی بول سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ چار والی بات : {قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَھَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ط} [''وہ کہیں گے :

اے ہمارے پروردگار! تونے ہمیں دوبار مارا اور دوبار زندہ کیا، اب ہم اپنے گناہوں کے اقراری ہیں تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے۔ ‘‘][المؤمن : ۱۱] کے منافی نہیں ہے۔

۲۴ ۱۲ ۱۴۲۱ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد02ص391

محدث فتویٰ